ترمیم واضافہ کے ساتھ

جدید تیسیر المبتدی

حسب ہدایت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

تصنیف

جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب گنگوہی رحمہ اللہ

ترمیم واضافہ

مولانا مہربان علی بڑوتوی

مکتبہ بلال دیوبند



مصادر اور قواعد میں ترمیم واضافہ کیساتھ

جدید تیسیر المبتدی

حسب ہدایت

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی
تھانوی نور اللہ مرقدہ

تصنیف

جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب گنگوہی رحمہ اللہ

ترمیم واضافہ

مولانا مہربان علی بڑوتوی

مکتبہ بلال دیوبند

کتاب ——— جدید تیسیر المبتدی

تالیف ——— مولانا محمد عبید اللہ گنگوہی

اضافہ ——— مولانا مہربان علی بڑوتوی

صفحات ——— ۴۰

تعداد ——— دو ہزار

سالِ اشاعت ——— ۱۴۰۹ھ

کتابت ——— منصور احمد دیوبند

طباعت ———

ناشر ———

قیمت ———

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ــــــــ امّا بعد

ہندوستان میں ایک زمانہ میں فارسی کا اولین درجہ رہ چکا ہے اُس وقت فارسی کے نحوی وصرفی قواعد میں متعدد کتابیں پڑھا کر طلبہ کی استعداد مستحکم اور ٹھوس بنا دی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے بھی فارسی کی طرف خاص توجہ تھی اس لئے اس وقت تیسیر المبتدی بالکل موزوں اور بہت لائق تھی۔

اب علمی دورِ انحطاط میں عموماً مدارس اسلامیہ میں فارسی مصادر وقواعد کے لحاظ سے ابتدا اور انتہا سب تیسیر المبتدی پر ہو جاتی ہے اس لئے شدید ضرورت تھی کہ تیسیر المبتدی کے مصادر وقواعد میں اضافہ کر دیا جائے، اور لغوی غلطی سے محفوظ رہنے کیلئے مصادر پر صحیح اعراب لگا دی جائے۔ میں نے اصل تیسیر المبتدی کے مصادر وقواعد میں تقدیم وتاخیر بھی کی ہے اور اپنی صوابدید سے حسب ضرورت تغیّر وتبدیلی بھی۔ مجھے امید ہے کہ تیسیر المبتدی کی یہ جدت اور کوشش طلبہ کیلئے مفید اور حضرات اساتذہ ومعلّمین کیلئے باعثِ مسرت ہوگی۔

میں اپنے رب کریم کا شکر گذار اور ثنا خواں ہوں کہ اس نے محض اپنے فضل سے ایک طفلِ مکتب سے یہ خدمت لے لی۔

سیدی ومرشدی مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب عمت فیوضہم کا ممنونِ کرم ہوں، جن کی توجہات اور مسلسل دعاؤں کے طفیل، مجھے اس خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔

اے رب شکور تو اس خدمت کو قبول فرما کر طلبہ کیلئے نفع بخش اور مجھ سیاہ کار کیلئے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنا۔ (آمین) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مہربان علی بڑوتوی

خادم تعلیمات۔ مدرسہ عربیہ امداد الاسلام ہرسول

بعض ضروری اصطلاحات

حرکت :- پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں۔

متحرک :- جس حرف پر حرکت ہو۔

ضمہ، پیش - فتحہ، زبر - کسرہ، زیر - مضموم، جس حرف پر پیش ہو۔ مفتوح :- جس حرف پر زبر ہو۔ مکسور :- جس حرف کے نیچے زیر ہو۔

واوِ معروف :- وہ واو جس سے پہلے ضمہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر پڑھا جائے، جیسے (واو) "نُور" کا

واوِ مجہول :- وہ واو جس سے پہلے ضمہ ہو مگر خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھا جاوے جیسے (واو) "کوز" کا

یائے معروف :- وہ ی جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر پڑھی جائے جیسے (ی) "بنی" کی۔

یائے مجہول :- وہ ی جس سے پہلے کسرہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھی جائے، جیسے (ی) "بڑے" کی۔

جزم اور سکون :- حرکت نہ ہونا۔ مجزوم اور ساکن :- جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو۔

تشدید :- ایک حرف کو دو بار پڑھنا۔

معجمہ اور منقوطہ :- جس حرف پر نقطہ ہو۔ **مُہملہ اور غیر منقوطہ** :- جس حرف پر نقطہ نہ ہو

تازی :- مراد عربی۔ **عجمی** :- مراد غیر عربی۔

مرادف :- وہ دو لفظ جن کے معنیٰ ایک ہوں، جیسے انسان، بشر

مقدّر :- وہ لفظ جو عبارت میں نہ ہو اور اس کے معنی لئے جائیں۔

حروفِ علت :- آ، و، ی، کو کہتے ہیں۔ **تنوین** :- دو زبر، دو زیر، دو پیش

کو کہتے ہیں۔ مُنَوَّن :- جس حرف پر تنوین ہو

مَوضُوعِ علم :- جس چیز سے کسی علم میں بحث کی جائے۔

غَرَضِ عِلم :- وہ فائدہ جو کسی علم سے حاصِل ہو۔

کلمہ کے اقسام

کَلِمہ[1] :- معنیٰ دار لفظ کو کہتے ہیں۔ کلمہ تین طرح کا ہوتا ہے، اسْم[1]، فعل[2]، حرف[3]

اِسْم :- وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، اور اس کے معنیٰ بغیر دوسرا کلمہ ملائے سمجھ میں آسکیں، جیسے زید، مسجد، کپڑا، کتاب وغیرہ۔

فعل :- وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ میں کوئی زمانہ پایا جائے اور اس کے معنیٰ بغیر دوسرا کلمہ ملائے سمجھ میں آسکیں، جیسے کھایا، سویا، پڑھا، دیکھا وغیرہ۔

حَرف :- وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے اور اس کے معنیٰ بغیر دوسرا کلمہ ملائے سمجھ میں نہ آسکیں، جیسے اور، کو، سے، ہے وغیرہ۔

سوالات :- ان فِقروں میں یہ بتاؤ کہ کون لفظ اسم ہے اور کون حرف اور کون فعل۔ خالد گھر میں گیا، زید نے کتاب پڑھی۔ میں دیوبند جاؤں گا۔

مَصدر :- ایسا اسم ہے جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت ہو اور اس سے اسم و فعل نکلیں۔ فارسی میں مصدر کی علامت عموماً آخر میں " دن " یا " تن " اور اُردو میں " نا " ہونا ہے۔ جیسے آمدن (آنا) برداشتن (اُٹھانا)

حاصِلِ مصدر :- جس لفظ سے مصدر کا خلاصہ معلوم ہو حاصل مصدر کہلاتا ہے

---

[1] لفظ وہ بولی جو انسان کے منہ سے نکلے لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) معنیٰ دار (۲) غیر معنیٰ دار۔ معنیٰ دار کو موضوع اور بے معنیٰ کو مہمل کہتے ہیں۔ لفظ موضوع کی دو قسم ہیں مفرد، مرکب۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں

اور اس کے بنانے کا کوئی ایک قاعدہ مقرر نہیں مختلف طریقوں سے بنالیا جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) کبھی امر حاضر کے آخر "ہ" بڑھا دیتے ہیں جیسے اندیش سے اندیشہ (خوف)

(۲) کبھی امر حاضر کے آخر "الف" بڑھا دیتے ہیں جیسے پو سے پویا (دوڑ)

(۳) کبھی امر حاضر کے آخر "الف" اور "ئی" بڑھا دیتے ہیں جیسے داں سے دانائی (عقلمندی)

(۴) کبھی امر حاضر کے آخر زیر دیکر "ش" لگا دیتے ہیں جیسے پیچ سے پیچش

(۵) کبھی امر حاضر کے آخر "زیر" دیکر "ی" لگا دیتے ہیں جیسے آگاہ سے آگاہی (خبرداری)

(۶) کبھی امر حاضر کے شروع میں کوئی اسم بڑھا دیتے ہیں جیسے تاز سے ترکتاز (دوڑ دھوپ)

(۷) کبھی امر حاضر کا صیغہ ہی حاصل مصدر کیلئے استعمال کرتے ہیں جیسے آرام (آرام)

(۸) کبھی امر حاضر اور ماضی کا صیغہ بذریعہ واؤ ملا لیتے ہیں جیسے بند اور بست سے بندوبست (تیاری)

(۹) کبھی ماضی کے آخر "ار" بڑھا دیتے ہیں جیسے رفت سے رفتار (چال)

(۱۰) کبھی اسم مفعول کی "ہ" کو "گاف" سے بدلکر آخر میں "ی" لگا دیتے ہیں۔ جیسے آزردہ سے آزردگی (رنجیدگی)

(۱۱) کبھی دو امروں کے بیچ میں "الف" بڑھا دیتے ہیں جیسے کش کش سے کشاکش (کھینچ، تان)

(۱۲) کبھی دو ماضیوں کو بذریعہ واؤ ملا دیتے ہیں جیسے خرید و فروخت

(۱۳) کبھی دو امر بذریعہ واؤ ملا دیتے ہیں جیسے سوز و ساز (سوزش و جلن)

(۱۴) کبھی امر اور نہی بلا کسی حرف کے ملا دیتے ہیں جیسے خواہ مخواہ

(۱۵) کبھی امر کے آخر "اک" بڑھا دیتے ہیں جیسے پوش سے پوشاک (لباس)



مُضارع ۔ ہر مصدر کے سامنے مضارع کا واحد غائب لکھا جاتا ہے

مصدر	معنی	مضارع
الف		
آبستن	حاملہ ہونا	آبندد
آختن	تلوار کھینچنا	آخد آخند
آرمیدن آرامیدن	آرام پانا	آرامد
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد
آراستن آرائیدن	زیبائش کرنا	آراید
آرزیدن	بکنا، برابر ہونا	آرزد
آرمانیدن	آرزو، حسرت کرنا	آرماند
آزُردن	رنجیدہ ہونا	آزُرد
آزاریدن	ستانا	آزارد
آزدن	سوئی چبھونا	آزد
آزمودن	آزمانا	آزماید
آسودن آسائیدن	آرام پانا	آساید
اُستُردن	مونڈنا	اُسترد
اُستَردن	عورت کا بانجھ ہونا	اَسترد

مصدر	معنی	مضارع
اِستادن	کھڑا ہونا	اِستاید
آشُفتن آشوفتن	فریفتہ ہونا	آشوبد
آشوبیدن	برہم ہونا	״
آشامیدن	پینا	آشامد
آشُوردن	ملانا، خمیر کرنا	آشورد
آغاریدن آغشتن	ملانا گوندھنا	آغارد
آغازیدن	شروع کرنا	آغازد
آغاشتن	فراہم کرنا	آغارد
آغالیدن	بھڑکانا	آغالد
افراختن افرازیدن	بلند کرنا	افرازد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند
اَفسُردن	ٹھٹھرنا، بجھنا	افسرد
اُفتادن	گرنا، پڑنا	اُفتد
افروختن افروزیدن	روشن کرنا	افروزد

مصدر	معنی	مضارع
افزودن افزائیدن	زیادہ کرنا	افزاید
اُفشاندن	جھاڑنا، چھڑکنا	اُفشاند
اُفشُردن	نچوڑنا	اُفشُرد
اُفگندن	پھینکنا، ڈالنا	اُفگند
اُفزائیدن	بڑھانا	اُفزاید
آلُودن آلائیدن	آلودہ ہونا آلودہ کرنا	آلاید ״
اُلفتن	بکھرنا، پریشان ہونا	اُلفد
آمدن	آنا	آید
آمُودن آمائیدن	بھرنا	آماید
آموختن آموزیدن	سیکھنا سکھانا	آموزد
آماسیدن	سُوجنا	آماسد
آمُرزیدن	بخشنا	آمُرزد
آمیختن	ملنا	آمیزد

مصدر	معنیٰ	مضارع	مصدر	معنیٰ	مضارع	مصدر	معنیٰ	مضارع
آمیزیدن	ملانا	″	اُوفتادن	اتفاق پڑنا	اُوفتد	برکردن	روشن کرنا	برکند
انباردن	پاٹنا بھرنا	انبارد	اُوباریدن	کسی چیز کا نگلنا	اوبارد	برکندن	اکھاڑنا	″
انباشتن			آہیختن	کھینچنا	آہیزد	برآمدن	نکلنا	برآید
انداختن	ڈالنا	اندازد	آہیزیدن			برداشتن	اُٹھانا	بردارد
اندازیدن			ایستادن	کھڑے ہونا ٹھہرنا	ایستد	برشتن	بھوننا	بریزد
اندودن	لیپنا	انداید	ب			برآوردن	نکالنا	برآورد
اندائیدن	ملمع کرنا	″	باختن	کھیلنا ہارنا	بازد	برافتادن	دور ہونا نابود ہونا	برافتد
اندیدن	تعجب کرنا	اندد	بازیدن			برآویختن	لٹکانا	برآویزد
انگاشتن	جاننا	انگارد	باشیدن	رہنا، بسنا	باشد	برجستن	کودنا	برجہد
انگاردن			بازیافتن	واپس پانا	بازیابد	برچیدن	چگنا	برچیند
انجامیدن	آخر ہونا	انجامد	بازکردن	کھولنا جدا کرنا	بازکند	برگزیدن	پسند کرنا	برگزد
انجیدن	زخمی کرنا	انجد	بازکشیدن	لکھنا، کتابت کرنا	بازکشد	برگشتن	حکم نہ ماننا	برگردد
اندوختن	جمع کرنا	اندوزد	بازخوردن	ملاقات کرنا	بازخورد	برتافتن	بل دینا، موڑنا	برتابد
اندوزیدن			بافتن	بُننا	بافد	برنشاندن	بٹھلانا	برنشاند
اندیشیدن	سُوچنا	اندیشد	بافیدن			بُردن	لیجانا	برد
انگیختن	اٹھانا	انگیزد	باریدن	برسنا	بارد	بُریدن	کاٹنا	بُرد
انگیزیدن	بلند کرنا		بالیدن	بڑھنا	بالد	برخاستن	اُٹھنا	برخیزد
آوُردن	لانا	آرد	بخشائیدن	رحم کرنا	بخشاید	بستن	باندھنا	بندد
آویختن	لٹکانا، پیٹنا	آویزد	بخشودن	بخشش کرنا	″	بسیچیدن	ارادہ کرنا	بسیچد
آوُریدن	حملہ کرنا	آوُرد	بخشیدن	بخشنا، دینا	بخشد	بشولیدن	پریشان کرنا	بشولد

مصدر	معنیٰ	مضارع
بشکولیدن	چالاکی کرنا	بشکولد
بوسیدن	چومنا، بوسیدہ ہونا	بوسد
بودن	ہونا	بود
بوئیدن	سونگھنا	بوید
بیختن	چھاننا	بیزد
بایستن	ضروری ہونا، لائق ہونا	باید
پ		
پاریدن	اڑنا، پچھاڑنا، ٹکڑے کرنا	پارد
پالودن، پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید
پاشیدن	چھڑکنا	پاشد
پالیدن	ڈھونڈنا	پالد
پائستن	انتظار کرنا	پابند
پختن	پکانا	پزد
پدرودن	نکالدینا، ہانکنا	پدرود
پرداختن، پردازیدن	مشغول ہونا، خالی کرنا، بھرنا	پردازد
پرانگندن	ضعیف ہونا	پرانگند

مصدر	معنیٰ	مضارع
پراگندن	تتر بتر ہونا	پراگند
پراندن	تعریف میں مبالغہ کرنا	پراند
پرہیزیدن	پرہیز کرنا	پرہیزد
پروردن	پالنا	پرورد
پریدن	اڑنا	پرد
پرستیدن	پوجنا	پرستد
پرسیدن	پوچھنا	پرسد
پریدن	بھرنا	پرد
پزانیدن	پکوانا	پزاند
پژمردن	کمہلانا	پژمرد
پزیرفتن	قبول کرنا	پزیرد
پژوہیدن	ڈھونڈھنا	پژوہد
پژیدن	پکانا	پژد
پسیچیدن	ارادہ کرنا	پسیچد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پندیدن	نصیحت کرنا	پندد
پنداشتن	جاننا، بوجھنا	پندارد
پوسیدن	بہت پرانا ہونا	پوسد
پوشیدن	ڈھانپنا، پہننا، پہنانا	پوشد

مصدر	معنیٰ	مضارع
پوئیدن	دوڑنا	پوید
پیچیدن	پھیرنا، لپیٹنا	پیچد
پیمودن	ناپنا	پیماید
پیوستن، پیوندیدن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پیوندد
پیراستن	سنوارنا	پیراید
پیختن	لپیٹنا، پھیرنا	پیزد
پیزیدن	چھننا، چھاننا	•
ت		
تافتن، تابیدن	پھیرنا، چمکنا، بل دینا، مروڑنا	تابد
تاختن، تازیدن	دوڑنا، دوڑانا	تازد
تپیدن	تڑپنا	تپد
تخشیدن	سب سے اوپر بیٹھنا	تخشد
ترابیدن، تراویدن	رسنا، ٹپکنا	تراود
ترقیدن	پھٹنا	ترقد
تریدن	کھینچنا	ترد
تراشیدن	چھیلنا	تراشد

مصدر	معنی	مضارع	مصدر	معنی	مضارع	مصدر	معنی	مضارع
ترسیدن	ڈرنا	ترسد	جُنبیدن	ہلنا	جُنبد	خائیدن	چبانا	خاید
ترنجیدن	گنجلک پڑنا	ترنجد	جوئیدن	ڈھونڈھنا	جوید	خاطر آمدن	یاد آنا	خاطر آید
	آزردہ ہونا		جوشیدن	اُبلنا	جوشد	خاستن	اُٹھنا	خیزد
ترکیدن	پھٹنا	ترکد	چ			خواستن	چاہنا	خواہد
تفتیدن	تپنا	تفتد	چامیدن	موتنا	چامد	خواندن	پڑھنا	خواند
تفتن	تپنا گرم ہونا	تفد تفسد	چاویدن	چبانا	چاود	خوابیدن	سونا	خوابد
تفیدن			چخیدن	لڑنا	چخد	خراشیدن	چھیلنا	خراشد
تفسیدن			چریدن	چرنا	چرد	خرامیدن	ٹہلنا	خرامد
تکانیدن	جھاڑنا جھٹکنا	تکاند	چربیدن	غالب ہونا	چربد	خروشیدن	شور کرنا	خروشد
تنیدن	تننا	تند	چسپیدن	چپکنا	چسپد	خریدن	مول لینا	خرد
توختن	حاصل کرنا چاہنا	توخد	چشیدن	چکھنا	چشد	خزیدن	گھسنا	خزد
توزیدن	جمع کرنا	توزد	چغزیدن	نالہ وزاری کرنا	چغزد	خساندن	بھگونا تر کرنا	خساند
توانستن	سکنا، طاقت رکھنا، ممکن ہونا	تواند	چغزیدن	ڈرنا	چغزد	خسانیدن		
ج			چکیدن	ٹپکنا	چکد	خستن	زخمی ہونا زخمی کرنا	خستد
جُستن	ڈھونڈھنا	جُوید	چلیدن	چلنا	چلد	خُسپیدن	سونا	خُسپد
جستن	کودنا	جہد	چمیدن	ناز سے چلنا	چمد	خُفتن		خُفتد
جہیدن			چوچیدن	پھسلنا	چوچد	خفیدن	خفا ہونا	خفد
جُفتن	ڈھونڈھنا	جُوید	چیدن	چُننا	چیند	خُفتیدن	دودھ پھٹنا	خُفتد
جُفتیدن	جُفتی کرنا	جُفتد	خ			خلیدن	چبھنا	خلد
جنگیدن	لڑنا	جنگد	خاریدن	کھجانا	خارد	خموشیدن	چپ رہنا	خموشد

مصدر	معنی	مضارع	مصدر	معنی	مضارع	مصدر	معنی	مضارع
خَمیدن	جھکنا	خَمَد	دُرُفشیدن	کانپنا	دُرُفشد	رَخشِیدن	چمکنا	رَخشَد
خَماییدن	نقل کرنا	خَمانَد	دَرآییدن	آواز کرنا	دَرآیَد	رَخِیدن	ہانپنا	رَخَد
خُنیدن	تالی بجانا	خُنبَد	دُرُودن	کھیت کاٹنا	دُرُوَد	رَزیدن	رنگنا	رَزَد
خَندیدن	ہنسنا	خَندَد	دُرُویدن			رَسِیدن	پہنچنا	رَسَد
خوُشیدن	سوکھنا	خوشد	دَرِیدن	پھاڑنا	دَرَد	رِستن	چھوڑنا	رِہَد
خوُردن	کھانا	خوُرَد	دَرَشتن	علیحدہ کرنا	دَرَشتَد	رُستن	جمنا، اُگنا	رُوَید
خوُئیدن	عادی بننا	خوُیَد	دَرماندن	عاجز ہونا	درماند	رِشتن	کاتنا	رِیسَد
خِیزیدن	اُٹھنا	خِیزَد	دَریافتن	پانا، تحقیق کرنا	دَریابَد	رُفتن	جھاڑ دینا	روبد
خِیدن	خم دینا	خِید	دُزدیدن	چرانا	دُزدَد	رَفتن	جانا، چلنا	رَوَد
خِیسیدن	بھیگنا بھگونا	خیسد	دَلیدن	دَلنا	دَلَد	رَقصیدن	ناچنا	رَقصَد
			دَمِیدن	پھونکنا، جمنا، نکلنا، گرانا	دمد	رَکیدن	غصہ میں بڑبڑانا	رَکَد
د						رَمیدن	بھاگنا	رَمَد
دَادن	دینا	دَہد	دُوشیدن	دُوہنا	دُوشد	رَندیدن	رندہ کرنا	رَندَد
دَانِستن	جاننا	دَاند	دوختن	سینا	دوزَد	رَنجیدن	آزردہ ہونا	رَنجَد
دَاشتن	رکھنا	دَارد	دُوزیدن			رُوفتن	جھاڑ دینا	روبد
دَراُفتادن	جھگڑا کرنا	دَراُفتَد	دَویدن	دوڑنا	دَود	رُوبیدن		
دَرآمدن	اندر آنا	دَرآیَد	دِیدن	دیکھنا	بیند	رُوئیدن	جمنا، اُگنا	رویَد
دَرآویختن	لٹکنا	درآویزد	ر			رَہیدن	چھوٹنا	رَہَد
دَرآوُردن	انتخاب کرنا	دَرآرد	رَاندن	ہانکنا، چلانا	رَانَد	رِیختن	گرانا، بہانا	رِیزَد
دُرَخشیدن	چمکنا	دُرَخشَد	رَبُودن	لے بھاگنا	رُبَاید	رِیزیدن		

مصدر	معنیٰ	مضارع
رِیدن	ہگنا	رِیند
رِیستن رِیسیدن	کاتنا	رِیسد
ز		
زادن زائیدن	جننا	زاید
زاریدن	رونا	زارد
زدن	مارنا	زند
زدُودن زدائیدن	کھرچنا، صاف کرنا	زداید
زکیدن	غصہ میں بڑبڑانا	زکد
زُوبیدن	رِسنا، بچہ پیدا ہونا	زُوبد
زہیدن	جوش کرنا، اُبلنا	زہد
زیستن	جینا	زید
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
ژ		
ژرفیدن	ترمہنا، ڈرنا	ژرفد
ژاژیدن	بیہودہ بکنا	ژاژد
ژُولیدن	بکھرنا	ژُولد
ژمہیدن	چھت ٹپکنا	ژُمہد

مصدر	معنیٰ	مضارع
س		
سازیدن	سازش کرنا	سازد
ساختن	موافقت کرنا، بنانا	،
سائیدن	گھسنا	ساید
ستُردن	مونڈنا، چھیلنا	سترد
ستدن ستاندن	لینا	ستاند
ستُودن ستائیدن	تعریف کرنا	ستاید
ستیزیدن ستیہیدن	لڑنا	ستیزد
سپُوختن سپُوزیدن	چھونا، نکالنا	سپوزد
سپُردن	پامال کرنا، راہ چلنا	سپُرد
سُپُردن	سونپنا	سُپُرد
سجیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سجد
سنختن	وزن کرنا	سنختد
سرائیدن سُرودن	گانا	سراید
سرِشتن	گوندھنا	سرِشتد
سرفیدن	کھانسنا	سرفد

مصدر	معنیٰ	مضارع
سزیدن	لائق ہونا	سزد
سُفتن	پرونا	سُفتد
سکیزیدن	کودنا	سکیزد
سکنجیدن	کھانسنا، کھرا شنا	سکنجد
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالد
سُنبیدن	سوراخ کرنا	سُنبد
سنجیدن	تولنا	سنجد
سوختن سوزیدن	جلنا، جلانا	سوزد
سُودن	گھسنا	ساید
سہمیدن	ڈرنا	سہمد
ش		
شایستن شائیدن	لائق ہونا	شاید
شاہیدن	بادشاہی کرنا	شاہد
شاریدن	پانی گرانا	شارد
شاشیدن	موتنا	شاشد
شِتافتن شتابیدن	دوڑنا جلدی کرنا	شتابد "
شِپلیدن	پنخوڑنا	شِپلد

مصدر	معنی	مضارع
شپلیدن	پچوڑنا	شپلد
شخولیدن	مرجھانا	شخولد
شخیدن	پھسلنا	شخد
شدن	جانا	شود
شودن	ہونا	″
شستن	دھونا	شوید
شکولیدن	پراگندہ ہونا	شکولد
شکیفتن	صبر کرنا	شکیبد
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
شکستن	ٹوٹنا، توڑنا	شکند
شکوخیدن	ٹھوکر کھانا	شکوخد
شکافتن	پھٹنا، پھاڑنا	شکافد
شگفتن	کھلنا	شگفد
شمردن	گننا، جاننا	شمرد
شمیدن	سونگھنا	شمد
شناختن	پہچاننا	شناسد
شنودن	سننا	شنود
شنیدن	سننا	شنود
شنفتن	سونگھنا	شنوفد

مصدر	معنی	مضارع
شوئیدن	دھونا	شوید
شوریدن	شور کرنا	شورد
شیفتن	فریفتہ ہونا	شیود
شیبیدن	فریفتہ ہونا	شیود
ط		
طبیدن	بے قرار ہونا	طبد
طرازیدن	نقش کرنا	طرازد
طلبیدن	مانگنا، بلانا	طلبد
غ		
غارتیدن	لوٹنا	غارد
غریدن	غرّانا	غرید
غرلویدن	غرّانا	غرید
غزیدن	شور کرنا	غزیود
غژیدن	شور کرنا	غزیود
غنودن	اونگھنا	غنود
غلطیدن	لڑھکنا	غلطد
ف		
فازیدن	جماہی لینا	فازد
فرازدن	ظاہر کرنا معلوم کرنا	فرازد
فرازیدن	بلند کرنا کھڑا کرنا	فرازد

مصدر	معنی	مضارع
فراموشیدن	بھولنا بھول جانا	فراموشد
فراختن	بلند کرنا	فرازد
فراشتن	بلند کرنا	فرازد
فرستادن	بھیجنا	فرستد
فرمودن	کہنا، کرنا	فرماید
فروختن	بیچنا	فرشد
فروشیدن	بیچنا	فرشد
فرسودن	گھسنا، پرانا ہونا	فساید
فرسائیدن	گھسنا، پرانا ہونا	فساید
فروختن	روشن کرنا بیچنا	فروزد
فرود آمدن	اترنا	فرود آید
فروماندن	عاجز رہنا	فروماند
فریفتن	فریب دینا فریب کھانا	فریفد
فرکندن	زمین کا کھراب کرنا	فرکند
فزودن	زیادہ ہونا زیادہ کرنا	فزاید
فسردن	بجھنا، بجھانا	فسرد
فسائیدن	منتر کرنا	فساید
فسانیدن	تابعدار کرنا	فساند
فشردن	نچوڑنا	فشرد
فشاردن	نچوڑنا	فشرد

مصدر	معنی	مضارع
فگندن	ڈالنا	فگند
فلخودن، فلخیدن	کپاس اوٹنا	فلخاید
فہمیدن	سمجھنا	فہمد
ک (تازی)		
کاستن، کاہیدن	گھٹنا	کاہد
کافتن، کاویدن	کھودنا	کاود
کاشتن، کاریدن	بونا	کارد
کالیدن	پریشان ہونا	کالد
کردن	کرنا	کند
کشادن، کشودن	کھولنا	کشاید
کشیدن	کھینچنا	کشد
کُشتن	مار ڈالنا	کُشد
کِشتن	بونا	کِشد
کفیدن، کفتن	پھٹنا	کفد

مصدر	معنی	مضارع
کندن، کندیدن	کھودنا	کند
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد
کوفتن، کوبیدن، کوستن	کوٹنا	کوبد
گ (فارسی)		
گائیدن	جماع کرنا	گاید
گداختن	گلنا، گلانا	گدازد
گدازیدن	پگھلنا، پگھلانا	،،
گذرانیدن	گذارنا، گزارا کرنا	گزراند
گذشتن	گذرنا	گذرد
گرائیدن	رغبت کرنا	گراید
گرویدن	متفق ہونا، مطیع ہونا	گرود
گریستن	رونا	گرید
گرفتن	پکڑنا	گیرد
گریختن، گریزیدن	بھاگنا	گریزد
گردیدن	پھرنا ہونا	گردد
گرازیدن	ناز سے چلنا	گرازد

مصدر	معنی	مضارع
گزاردن	ادا کرنا	گزارد
گزیدن	قبول کرنا	گزیند
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد
گزیدن	ڈنک مارنا، کاٹنا	گزد
گسیختن	توڑنا	گسارد
گستردن، گسترانیدن	بچھانا	گسترد
گساردن	غم کھانا	گسارد
گسستن، گسلیدن	توڑنا	گسلد
گشتن	پھرنا، ہونا	گردد
گفتن	کہنا	گوید
گماردن، گماشتن	مقرر کرنا	گمارد
گنجیدن	سمانا	گنجد
گندیدن	سڑ جانا	گندد
گواریدن	ہضم کرنا، ہضم ہونا	گوارد
ل		
لائیدن	شور کرنا، بیہودہ بکنا	لاید
لافیدن	فضول بکنا	لافد

مصدر	معنی	مضارع
لازدن	ڈینگ مارنا	لازد
لخشیدن	پھسلنا	لخشد
لرزیدن	کانپنا	لرزد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد
لنگیدن	لنگڑانا	لنگد
لوسیدن	خوشامد چاپلوسی کرنا	لوسد
لوکیدن	گھٹنوں چلنا	لوکد
لیسیدن	چاٹنا	لیسد
م		
مالیدن	ملنا	مالد
ماندن مانستن	رہنا، مشابہ ہونا	ماند
مُردن	مرنا	میرد
مزیدن مکیدن	چوسنا	مکد
مُوئیدن	مردے پر رونا	موید
میختن میزیدن	موتنا	میزد
ن		
نازیدن	ناز کرنا، فخر کرنا	نازد

مصدر	معنی	مضارع
ناویدن	خم ہونا	ناود
نامیدن	نام رکھنا	نامد
نالیدن	رونا	نالد
نبشتن	لکھنا	نویسد
نزیدن نژیدن	باہر کھینچنا	نزد
نشاندن نشانیدن	بٹھلانا	نشاند
نشاختن	یقین کرنا	نشاخد
نشستن	بیٹھنا	نشیند
نکوہیدن	برا کہنا	نکوہد
نگاشتن	لکھنا	نگارد
نگاریدن	نقش کرنا	״
نگریدن نگریستن	دیکھنا	نگرد
نمودن	دکھلانا، کرنا	نماید
نمشیدن	مراد پانا	نمشد
نواختن نوازیدن	نوازنا	نوازد
نوردن	لپیٹنا	نوردد

مصدر	معنی	مضارع
نویدن	رونا، ہلنا	نود
نوشتن	لکھنا	نویسد
نوشتن نوردیدن	لپیٹنا	نوردد
نوشیدن	پینا	نوشد
نہشتن	رکھنا، چھوڑنا	نہد
نہفتن	چھپانا	نہفتد
نہادن	رکھنا	نہد
نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد
نیوشیدن	سننا	نیوشد
و		
واخیدن	دھنکنا	واخد
وابستن	باندھنا	وابندد
واچیدن	چننا	واچیند
ورغلانیدن	بہکانا	ورغلاند
ورزیدن	مشق کرنا ورزش کرنا قبول کرنا	ورزد
وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد
وشتن	ناچنا	وشد

مصدر	معنیٰ	مضارع	مصدر	معنیٰ	مضارع	مصدر	معنیٰ	مضارع
ہ			ہُوختن	کھینچنا	ہُوخد	یارَستن	طاقت رکھنا	یارَد
ہازِیدن	دیکھنا	ہازد	ہُوشیدن	سمجھنا	ہُوشد	یازدن	دست درازی کرن	یازد
ہراسیدن	ڈرنا، وہم کرنا	ہراسد	ی			یازِیدن		
ہشتن	چھوڑنا	ہلد	یاختن	ظاہر کرنا، باہر کھینچنا	یاخد	یافتن	پانا	یابد
ہلیدن						یازِیدن	تلاش کرنا	یوزد

زمانہ کی تقسیم

زمانہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ماضی[1]، حال[2]، مستقبل[3]

ماضی:۔ جس کے معنیٰ میں گذرا ہوا زمانہ پایا جائے۔

حال:۔ جس کے معنیٰ میں موجودہ زمانہ پایا جائے۔

مستقبل:۔ جس کے معنیٰ میں آنیوالا زمانہ پایا جائے۔

واحد ایک کو کہتے ہیں۔ اور جمع ایک سے زیادہ کو۔

غائب:۔ جو موجود نہ ہو **حاضر:**۔ جو سامنے موجود ہو **متکلم:**۔ خود بولنے والا **صیغہ:**۔ لفظ مشتق کو بولتے ہیں۔ صیغے چھ ہیں:۔ واحد غائب[1]، جمع غائب[2]، واحد حاضر[3]، جمع حاضر[4]، واحد متکلم[5]، جمع متکلم[6]۔

فعل کے اقسام

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل۔

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں:۔ ماضی مطلق[1]، ماضی قریب[2]، ماضی بعید[3]، ماضی استمراری[4]، ماضی احتمالی[5]، ماضی تمنائی[6]۔

ماضی مطلق:۔ وہ فعل ہے جسمیں بلاقید قریب وبعید گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے آمد (آیا)، رفت (گیا)

قاعدہ:۔ مصدر کے آخر سے نون گرانے سے ماضی مطلق کا واحد غائب بن جاتا ہے۔

جیسے آمدن سے "آمد" اور واحد غائب میں نون دال بڑھانے سے ماضی مطلق کا جمع غائب بنجاتا ہے اور یائے معروف بڑھانے سے واحد حاضر اور یائے مجہول اور دال بڑھانے سے جمع حاضر اور میم بڑھانے سے واحد متکلم اور یائے مجہول اور

میم بڑھانے سے جمع متکلم بن جاتا ہے۔
گردان۔ جیسے آمد، آمدند، آمدی، آمدید، آمدم، آمدیم۔

ماضی قریب وہ فعل ہے جس سے تھوڑی دیر پہلے کا کام کرنا یا ہونا معلوم ہو۔ جیسے پڑھا ہے، لکھا ہے۔

قاعدہ ماضی مطلق کے واحد غائب پر ہ اور است بڑھانیسے ماضی قریب کا واحد غائب بن جائے گا۔ جیسے آمدہ است اور ہ اور اند بڑھانے سے جمع غائب اور ہ اور ای بڑھانے سے واحد حاضر اور ہ اور اید بڑھانیسے جمع حاضر اور ہ اور ام بڑھانے سے واحد متکلم اور ہ اور ایم بڑھانیسے جمع متکلم بن جاتا ہے۔ جیسے آمدہ است، آمدہ اند آمدہ ای، آمدہ اید، آمدہ ام، آمدہ ایم۔

ماضی بعید وہ فعل ہے جس سے بہت مدت کا کام کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے دیکھا تھا گئے تھے۔

قاعدہ ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخرہ اور بود بڑھانیسے ماضی بعید کا واحد غائب بنجاتا ہے، جیسے آمدہ بود ، اور باقی صیغوں کے بنانے کیلئے ماضی بعید کے واحد غائب میں وہی عمل کرو جو ماضی مطلق میں کیا تھا، جیسے پروردہ بود، پروردہ بودند پروردہ بودی، پروردہ بودید، پروردہ بودم، پرودہ بودیم۔

ماضی استمراری وہ فعل ہے جسمیں گذرے ہوئے زمانے میں باربار لگاتار کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے لاتا تھا، کھارہے تھے۔

قاعدہ ماضی مطلق کے اوّل می یا ہمی زیادہ کردو، ماضی استمراری بن جاوے گی جیسے:۔ می آمد، می آمدند، می آمدی، می آمدید، می آمدم، می آمدیم۔

فائدہ:۔ ماضی استمراری کو ماضی دوامی، یا ماضی ناتمام بھی کہتے ہیں۔

ماضی احتمالی یا شکی وہ فعل ہے جسمیں گذرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا

شک اور شبہ کے ساتھ پایا جائے. جیسے رکھا ہوگا، آئے ہوں گے۔

قاعدہ ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر ہ اور باشد زیادہ کردو۔ ماضی احتمالی کا واحد غائب بنجائے گا. جیسے :- آمدہ باشد اور باقی صیغوں کے بنانے کیلئے لفظ باشد (جو واحد غائب کے آخر میں ہے اس کے آخر سے دال دور کرکے وہی عمل کرو جو ماضی مطلق میں کیا تھا جیسے :- آمدہ باشد، آمدہ باشند، آمدہ باشی، آمدہ باشید، آمدہ باشم، آمدہ باشیم۔

ماضی تمنائی وہ فعل ہے جسمیں گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی تمنا و آرزو معلوم ہو جیسے کیا اچھا ہوتا جو زید پڑھ لیتا۔ کاش کہ میں بھی عالم ہوتا۔

قاعدہ ماضی مطلق کے آخر یائے مجہول بڑھا نیسے ماضی تمنائی بن جاتی ہے اور ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے آتے ہیں، واحد غائب، جمع غائب، واحد متکلم جیسے آمدے، آمدندے، آمدمے۔

تنبیہ :- جاننا چاہیئے کہ ماضی تمنائی کبھی ماضی استمراری کے معنیٰ میں بھی آتی ہے۔ اسی طرح ماضی استمراری ماضی تمنائی کے معنیٰ میں استعمال ہوتی ہے۔ جب باقی تین صیغوں کی ماضی تمنائی بنانا چاہیں تو ماضی استمراری استعمال کرتے ہیں۔

سوالات :- ذیل کے صیغے مع معنیٰ بتاؤ۔ اور نیز یہ بتاؤ کہ کس طرح بنے۔

آموختم، آوردہ ایم، آویختہ بودی، استادہ ای، آرزوغیدی، اندوختہ باشید، نی پرداختم، می خندیدی، تافتید، دیدہ اند، باختہ بودیم، آزاریدند، کشتہ بودم، پذیرفتہ بود، بالیدید، برداشتہ اید، پنداشتندے، پرسیدہ باشند، می لرزیدم۔

مضارع مضارع کی دو قسمیں ہیں :- ۱ مطلق، ۲ دوامی۔ مضارع مطلق وہ فعل ہے جسمیں زمانہ موجودہ اور آئندہ دونوں پائے جائیں۔ جیسے گوید (کہتا ہے یا کہے گا)

قاعدہ :- مصدر سے دن یا تن گرا کر آخر میں دال ساکن ملا کر ماقبل کو فتحہ دیدیا جائے جیسے بافتن سے بافد۔ ہاں علامت مصدر سے پہلے شرف آموزی سخن

کے گیارہ حرفوں میں سے کوئی ایک حرف ضرور آئے گا۔
مضارع دوامی۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ موجودہ یا آئندہ میں دوام و استمرار کے ساتھ پایا جائے۔
قاعدہ :۔ ماضی احتمالی کے شروع میں می یا ہمی بڑھا دیا جائے جیسے می خوانده باشد (برابر پڑھ رہا ہے)
مضارع کے باقی صیغے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع کے واحد غائب کے آخر جو دال آتی ہے اسکو حذف کر کے ماضی مطلق کے مثل عمل کیا جائے۔ جیسے گوید، گویند، گوئی، گوئید، گویم، گوئیم۔
حال وہ فعل ہے جسمیں زمانہ موجودہ کے اندر کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے جیسے :۔ می آید، (آتا ہے، آرہا ہے)
قاعدہ :۔ مضارع کے شروع میں می یا ہمی زیادہ کرنے سے حال بنجاتا ہے جیسے می آید می آیند، می آئی، می آئید، می آیم، می آئیم۔
مستقبل وہ فعل ہے جس میں زمانہ آئندہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے جیسے خواہد آشامید (پیئے گا)
قاعدہ :۔ ماضی مطلق کے واحد غائب پر لفظِ خواہد زیادہ کرنے سے فعل مستقبل کا واحد غائب بنجائے گا۔ اور لفظِ خواہد کے آخر سے دال حذف کر کے ماضی مطلق کے مثل عمل کیا جائے اور ماضی مطلق کے واحد غائب کو بدستور رکھا جائے فعل مستقبل کے تمام صیغے بنجائیں گے۔ جیسے خواہد آمد، خواہند آمد، خواہی آمد، خواہید آمد خواہم آمد، خواہیم آمد۔
ف :۔ می یا ہمی کے استعمال میں ایک فرق ہے، اگر حال میں ترجمہ رہا ہے، اور ماضی استمراری میں رہا تھا سے کیا جائے تو شروع میں ہمی لگاتے ہیں اور اگر ترجمہ

تا ہے اور تا تھا سے کیا جائے تو مّی استعمال کرتے ہیں۔ ویسے مّی اور ہمی ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

فعل مُثبت و مَنفی مُثبت :- وہ فعل ہے جسمیں کرنا یا ہونا پایا جائے جیسے پالتا ہے۔ کھڑا تھا۔

مَنفی :- وہ فعل ہے جسمیں نہ کرنا یا نہ ہونا پایا جائے جیسے نہیں پالتا ہے، نہیں کھڑا تھا۔

تنبیہ :- پہلے جسقدر صیغے گذر چکے ہیں وہ سب مُثبت کے تھے۔

فعل مَنفی بنانیکا قاعدہ یہ ہے کہ فعل مثبت کے شروع میں نوؔن مفتوح زیادہ کردو جیسے گفت سے نگفت۔ اور اگر فعل کے شروع میں الف متحرک ہو تو اس الف کو یؔ سے بدلکر نون مفتوح زیادہ کردو۔ جیسے افروخت سے نیَفروخت [1]

اَمر وہ فعل ہے جسمیں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی طلب ہو۔ جیسے پڑھ۔ کھا۔

قاعدہ مضارع کے واحد حاضر کے آخر سے "ی" کو گرا کر آخر کو ساکن کردو امر کا واحد حاضر بنجائے گا۔ جیسے پروری سے پَروَر۔ اور امر کے باقی صیغے (یعنی غائب متکلم) بعینہٖ صیغے مضارع کے ہیں۔ امر کے اوّل اکثر بؔ [2] زیادہ ہوتی ہے جیسے بپرورا اور اگر اوّل میں الف متحرک ہو تو اس الف کو "ی" سے بدلکر بؔ زیادہ کرتے ہیں

جیسے آ سے بیا۔

اور ایک قسم اَمر کی اَمرِ دوامی ہے جسمیں دیر تک لگاتار کسی کام کے کرنے یا ہونیکا

---

[1] نوؔن نافیہ ماضی استمراری اور حال کی مّی یا ہمی پر لگانا چاہیئے۔ اسی طرح فعل مجہول میں شدؔن کے مشتقات پر بڑھانا چاہیئے۔

[2] ف :- جو بؔ ماضی، مضارع یا اَمر پر زائد ہوتی ہے اسکا مابعد اگر مضموم ہے تو وہ بؔ مضموم ورنہ مکسور ہوتی ہے۔

حکم ہو جیسے میکن، می کردہ باش (کرتا رہ) یہ امر مضارع دوامی سے بنایا جاتا ہے۔
اسی طرح ماضی مطلق پر تواں یا باید بڑھا نیسے بھی امر غائب بنجاتا ہے جیسے تواں کرد، باید کرد (چاہیئے کہ وہ کرے) اور اس قسم کو امر امکانی کہتے ہیں۔

نہی[۵] وہ فعل ہے جسمیں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب ہو۔
جیسے مت کھیل۔ مت جا۔

قاعدہ یہ ہے کہ امر حاضر کے شروع میں "م" بڑھا دو نہی حاضر بنجائے گا اور اگر شروع میں الف متحرک ہو تو اس کو "ی" سے بدلکر "م" بڑھاؤ جیسے بِرَو سے مَبَرو، اور آ سے میا۔ نہی کے باقی صیغے (غائب متکلم) بعینہٖ مضارع منفی کے صیغوں کے ہیں۔ صرف ترجمہ کا فرق ہوتا ہے۔ نہی کے ترجمہ میں لازم یا چاہیئے کا لفظ زیادہ آوے گا مثلاً نیاید کا ترجمہ یوں کرو۔ چاہیئے کہ نہ آوے وہ ایک شخص یا لازم ہے کہ نہ آوے وہ ایک شخص۔

سوالات:- ذیل کے صیغے مع معنیٰ بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ کسطرح بنے۔ افروزم گدازی۔ می بینی۔ نمی گوئی۔ بگیر۔ مگذار، مکوشید، خواہی گریخت۔ خواہی نوشت ببیں۔ بکند۔ مزن۔

اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے نکلے اور فعل کے کرنیوالے کو بتلائے جیسے کھانیوالا
اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی[۱]۔ سماعی[۲] قیاسی بنانے کا قاعدہ یہ ہے امر کے واحد حاضر پر لفظ "ندہ" بڑھا دو اسم فاعل بنجائے گا۔ جیسے گوئے سے گوئندہ سماعی کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں (۱) اکثر امر کے واحد حاضر کے شروع

---

۵ نہی کی بھی امر کی طرح دو قسمیں ہیں۔ مطلق[۱]۔ دوامی[۲]

میں کوئی اسم زیادہ کر دیتے ہیں جیسے دُور بیں
(۲) اور کبھی امر حاضر کے آخر لفظ "گار" بڑھا دیتے ہیں جیسے پرہیزگار
(۳) اور کبھی امر حاضر کے آخر حرف "ہ" زیادہ کر دیتے ہیں جیسے اُسترہ (مونڈنے والا) (۴) اور کبھی امر حاضر کے آخر "الف نون" بڑھا دیتے ہیں جیسے اُفتاں (گرنے والا) (۵) اور کبھی امر حاضر کے آخر لفظ "آر" بڑھا دیتے ہیں جیسے پرستار (پوجنے والا) (۶) اور کبھی ماضی مطلق کے آخر لفظ "گار" بڑھا دیتے ہیں جیسے پروردگار (پالنے والا) (۷) اور کبھی ماضی مطلق کے آخر لفظ "آر" زیادہ کر دیتے ہیں جیسے، خریدار (مول لینے والا) (۸) اور کبھی امر حاضر کے آخر "الف" بڑھا دیتے ہیں جیسے بینا (دیکھنے والا) (۹) اور کبھی کسی اسم کے آخر لفظ "ناک" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے غمناک (غم والا) (۱۰) اور کبھی امر حاضر ہی اسم فاعل کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے جیسے زار (رونے والا)

اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل سے نکلے اور جس پر فعل واقع ہوا ہے، اس کو بتلائے جیسے لایا ہوا

اسم مفعول کی دو قسمیں ہیں:۔ قیاسی، سماعی۔

قیاسی اسم مفعول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر "ہ" زیادہ کردو جیسے آوردہ (لایا ہوا)

اور اسم مفعول سماعی مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے

(۱) کبھی ایک اسم اور ایک ماضی ملا کر جیسے آگند سے قزآگند (ریشم سے پُر) (۲) کبھی ایک اسم اور ایک امر ملا کر جیسے مال سے پامال (پیروں سے ملا ہوا) (۳) کبھی امر حاضر کے آخر الف نون بڑھا کر جیسے گوئے سے گویاں (کہتا ہوا) (۴) کبھی ماضی کے آخر لفظ آر بڑھا کر جیسے گرفت سے گرفتار (پکڑا ہوا) (۵) اور کبھی امر حاضر کا صیغہ ہی

اسم مفعول کے معنی میں آتا ہے جیسے گزیں (قبول کیا ہوا)

سوالات:۔ ان مثالوں میں اسم فاعل اسم مفعول قیاسی، سماعی کی پہچان کرو۔

قلم کار۔ دانا۔ دانستہ۔ خدمت گذار۔ رومال۔ راہ نما۔ رہبر۔ نظر بند۔ گفتہ۔

اسم فاعل واسم مفعول قیاسی کی جمع بنانے کا قاعدہ

یہ ہے کہ اس کے آخر میں جو ہ ہے اسکو گاف سے بدلکر الف نون بڑھا دو جیسے آورندہ سے آورندگان اور آوردہ سے آوردگان۔

فاعل ومفعول بہ فاعل کام کرنیوالے کو کہتے ہیں جیسے زید نے لکھا، اسمیں زید فاعل ہے مفعول بہ وہ ہے جسپر فعل واقع ہوا ہو جیسے مارا زید کو. زید مفعول بہ ہے۔

معروف ومجہول معروف:۔ وہ فعل ہے جسکا فاعل معلوم ہو جیسے زید نے کہا۔ مجہول:۔ وہ فعل ہے جسکا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے کہا گیا ہے۔

تنبیہ:۔ جسقدر صیغے اول گذر چکے ہیں. وہ سب معروف کے تھے۔

فعل مجہول بنانیکا قاعدہ جس فعل اور جس صیغے کا مجہول بنانا چاہو تو وہی فعل اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بنا کر ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کر کے اس کے بعد رکھدو ہر ایک ماضی ومضارع حال وامر کا واحد غائب بطور مثال کے لکھا جاتا ہے. آوردہ شد، آوردہ شدہ است، آوردہ شدہ بود، آوردہ می شد، آوردہ شدہ باشد، آوردہ شدے آوردہ شود، آوردہ می شود، آوردہ خواہد شد، بیاوردہ شو، نیاوردہ شو،

باب دوم نحو (فارسی)

نحو۔ وہ علم ہے جس سے کلمات کو ترکیب دیکر کلام بنانا آجائے۔ موضوع اس کا کلام اور غرض اس کی کلمات کی ترکیب کی صحت اور معنوں کی درستگی ہے۔

مُفرد و مُرکب معنیٰ دار لفظ⁵ کی دو قسمیں ہیں مفرد[1]، مرکب[2]، مفرد۔ وہ لفظ ہے جو اکیلا ہو اور اس سے ایک ہی معنیٰ سمجھے جائیں۔ جیسے۔ کھایا۔ احمد۔ سے، وغیرہ

مُرکّب۔ وہ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے مل کر بنے جیسے میری کتاب، مسجد اللہ کا گھر ہے

مُرکّب کی قسمیں

مرکّب کی دو قسمیں ہیں مفید[1]، غیر[2] مفید۔

مرکب غیر مفید۔ الفاظ کے اس طرح ملانے کو کہتے ہیں۔ جس سے پوری بات معلوم نہ ہو جیسے میرا قلم، اچھی کتاب۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔ مرکب[1] اضافی، مرکب[2] توصیفی، مرکب[3] امتزاجی، مرکب[4] غیر امتزاجی۔

مرکب اضافی:۔ وہ ہے جو مُضاف اور مُضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے اَسپِ خالد (خالد کا گھوڑا) مُضاف:۔ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم سے تعلق اور لگاؤ رکھے۔ جیسے اَسپِ خالد میں اَسپ۔ مُضاف الیہ:۔ وہ اسم ہے جس سے کسی دوسرے اسم کا تعلق اور لگاؤ ہو جیسے اَسپِ خالد میں خالد

تنبیہ:۔ جاننا چاہیے کہ فارسی و عربی میں مُضاف پہلے آتا ہے اور مُضاف الیہ پیچھے، اور اردو میں مُضاف الیہ پہلے آتا ہے اور مُضاف بعد میں

جیسے زید کی کتاب

---

⁵ جو آواز انسان کے منہ سے نکلے۔ اسکو لفظ کہتے ہیں۔

اِضافت کی تقسیم

علامت کے اعتبار سے اِضافت کی دو قسمیں ہیں اضافتِ مُستوی اضافتِ مَقلوبی

اضافتِ مُستوی :- جس کا بیان ابھی گذر چکا کہ مضاف پہلے آئے اور مضاف الیہ بعد میں

اضافتِ مَقلوبی :- (اُلٹی اِضافت) وہ یہ کہ مُضاف اِلیہ پہلے اور مُضاف بعد میں بغیر علامت اِضافت کے آئے جیسے جہاں شاہ، پُشت پناہ

علامتِ اِضافت :- چھ ہیں۔ کسرہ، ہمزہ، یائے مجہول اور یہ تینوں علامتیں زیادہ استعمال ہوتی ہیں اور کبھی را، از، بہ بھی لے آتے ہیں۔

قاعدہ :- مضاف کے آخر اگر الف یا واؤ یا ہ نہ ہو تو اس کے آخر کسرہ ہوتا ہے جیسے قلمِ زید، مسجدِ دہلی۔ اور اگر الف یا واؤ ہو تو آخر میں یائے مجہول آتی ہے۔ جیسے دانائے زمانہ، بوئے عطر۔ اور اگر ہ ہو تو اس کو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں جیسے آموختۂ خالد، نامۂ محبوب۔

مُرکب توصیفی :- جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے۔

موصوف :- وہ اسم ہے جس کی برائی یا بھلائی بیان کیجائے۔

صفت :- وہ ہے جس سے کسی اسم کی برائی یا بھلائی معلوم ہو جیسے مَردِ عالم میں مَرد موصوف اور عالِم صفت ہے۔

تنبیہ :- جسطرح مضاف کے آخر کا حال (یائے مجہول اور ہمزہ سے بدل لیتے ہیں) اوپر لکھا گیا ہے اسی طرح موصوف کا حال بھی سمجھنا چاہیئے۔

صفت کی تقسیم

صفت کی بھی دو قسمیں ہیں۔ صفتِ مُستوی، صفتِ مَقلوبی۔

صفتِ مُستوی :- جس میں موصوف پہلے آئے اور صفت بعد میں اور موصوف کے آخر کسرہ وغیرہ ہو جیسے مَردِ عالم

صفتِ مَقلوبی :- جس میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں بغیر کسرہ کے آئے جیسے عالم مرد

مُرکّبِ امتزاجی :- جسمیں دو کلمے مل کر اس طرح ایک ہو جائیں کہ ان کے الگ معنی مراد نہ لئے جائیں کبھی یہ دو اسموں کو ملا کر جیسے محمّد عارف (عَلَم) کبھی دو فعلوں کو ملا کر جیسے گفتگو (حاصل مصدر) اور کبھی ایک اسم ایک فعل کو ملا کر بنا لیتے ہیں جیسے دل آزار (اسم فاعل) دلپسند (اسم مفعول)

مرکّبِ غیر امتزاجی :- جس میں دو کلمے ملا کر ایک کر دیئے جائیں اور ان کے الگ الگ معنی سمجھے جائیں۔ اور اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ مرکّب عددی۔ مرکّب تعدادی۔ مرکّب تمیزی۔ مرکّب اشاری۔ مرکّب موصولی۔ مرکّب بیانی۔ مرکّب تفسیری۔ مرکّب بدلی۔ مرکّب عطف بیانی۔ مرکّب عطفی۔ مرکّب تاکیدی۔ مرکّب حالی۔ مرکّب تشبیہی۔ مرکّب استثنائی۔ مرکّب تصغیری۔ مرکّب تعریفی۔ ان سب کی بحث اگلی کتابوں میں معلوم کیجا سکتی ہے۔

سوالات :- ان فقروں میں مُضاف اور مُضاف الیہ اور موصوف صفت بتاؤ۔ اور موصوف اور مضاف کے آخر کی حالت کی وجہ بھی بیان کرو۔ نانِ گرم۔ کتابِ بکر چاقوئے خالد۔ کتاب خوشخط۔ مدرسۂ دیوبند۔ آواز دلکش۔ سبوئے کہنہ۔ خوئے خوش۔ وعظ دلپسند۔ قلمِ عارف۔ دستِ احمد۔ دانائے کامل۔

مرکّب مُفید

الفاظ کو اس طرح ترکیب دینا جس سے پوری بات معلوم ہو جائے مرکّب مفید کہلاتا ہے۔ جیسے زید عالم ہے۔ اور مرکّب مفید کو کلامِ تام اور جملہ بھی کہتے ہیں جملہ میں تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ مُسند۔ مُسندالیہ۔ اِسناد۔

مُسند :- کو محکوم بہ بھی کہتے ہیں۔ جس کی اسناد کسی دوسرے کی طرف کیجائے۔ مُسند کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی فعل۔

مُسندالیہ :- اس کا دوسرا نام محکوم عَلَیْہ ہے۔ جس کی طرف اسم یا فعل کی اسناد کی جائے۔ مُسندالیہ صرف اسم ہو سکتا ہے۔

اِسناد :- اس کو نسبتِ حکمیہ اور رابطہ بھی کہتے ہیں۔ اُس نسبت اور تعلق کا نام ہے جو مُسند اور مُسندالیہ کے درمیان ہوتا ہے، جیسے زید عالِم است میں زید مسندالیہ اور عالِم مسند اور است اِسناد ہے۔

جُملہ کے اقسام

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ[۱] انشائیہ۔ جملہ[۲] خبریہ۔

جملہ انشائیہ :- جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے کتاب بیں۔

جملہ انشائیہ کی نو قسمیں ہیں :- (۱) اَمر جیسے بخواں (۲) نہی جیسے مباز (۳) تمنّی جیسے کاش عالم شدمے (۴) ندا جیسے اے خالد (۵) قسَم جیسے بخدا خواہم رفت (۶) تعجب جیسے زید چہ گویا است (۷) استفہام جیسے چہ می بینی (۸) عرض (یعنی شوق دلانا) جیسے مطالعہ چرا نکنی کہ سبق آسان شود (۹) عقود (یعنی جو الفاظ معاملات میں استعمال ہوں) جیسے بشش درہم خریدم۔

جملہ خبریہ :- جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں جیسے احمد آمد۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملہ اسمیہ[۱]۔ جملہ فعلیہ[۲]۔

جملہ اسمیہ :- جو دو اسموں سے مل کر بنے۔ پہلے کو ان میں سے مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ جس کا حال بیان کیا جائے۔ اس کو مبتدا اور اس حال کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے احمد ذہین است میں احمد مبتدا اور ذہین است خبر ہے۔

جملہ فعلیہ :- جو فعل اور فاعل سے ملکر بنے جیسے زید نشست میں زید فاعل اور نشست فعل ہے۔

سوالات :- ذیل کی مثالوں میں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ اور مبتداء، خبر، فعل اور فاعل بتاؤ۔ زید ذہین است۔ غلام خالد آمدہ بود، کتاب عارف خوب است۔ حامد رامزن۔ بخواں۔ نان گرم است۔ یا اللہ چہ کنم۔ دروغ مگو۔ عمر ایستادہ است۔

ضمائر

ضمیر :- ایسا اسم ہے جو جملہ میں کسی اسم کے بدلے میں آئے اُس اسم کو ضمیر کا مرجع کہتے ہیں۔ ضمیر کی دو قسمیں مُتصل[1]، مُنفصل[2]۔ ضمیر مُتصل جو کسی کلمہ کے ساتھ مل کر آئے جیسے خواندم میں م۔ ضمیر مُنفصل جو کلمہ سے الگ ہو کر استعمال ہو جیسے مَن

پھر ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع[1]۔ منصوب[2]۔ مجرور[3]

مرفوع یا فاعلی :- وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں مبتدا یا کسی فعل کا فاعل یا نائب فاعل واقع ہو۔ جیسے او زیداست۔ نوشتم۔

منصوب یا مفعولی :- وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں مفعول واقع ہو۔ جیسے زوندش۔

مجرور یا اضافی :- وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں مضاف یا حرف جر کے بعد آئے۔ جیسے کتابم بتو۔ غرض بعض وہ ضمیریں ہیں جو صرف فعل سے ملتی ہیں اور بعض وہ ہیں جو فعل اور اسم دونوں سے ملتی ہیں اور بعض وہ ہیں جو دونوں سے الگ استعمال ہوتی ہیں۔



ذیل کے نقشہ سے ہر ایک ضمیر کو معلوم کرو

اقسام	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
فعل سے ملی ہوئی	سازد	سازند	سازی	سازید	سازم	سازیم
	پوشیدہ	ند	ی	ید	م	یم
فعل یا اسم سے ملی ہوئی	ش	شاں، اوشاں	ت۔ ی	تاں	م	ماں
	دادش	دادشاں	دادت	دادتاں	دادم	دادماں
	غلامش	غلام اوشاں	غلامت، غلامی	غلام تاں	غلامم	غلام ماں
فعل اور اسم سے الگ	او، آں، وے	آناں، آنہا	تو	شما	من	ما

ضمائر متصلہ :- کل گیارہ ہیں۔ ند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔ یہ پانچوں فاعلی ضمیریں ہیں اوران کو مرفوع متصل کی ضمیر کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ فعل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہیں اور م ماں۔ تاں۔ ش۔ شاں۔ یہ اگر فعل کے بعد آئیں تو مفعول اور اگر اسم کے بعد آئیں تو اضافی کہلائیں گی۔

ضمائر منفصلہ :- کل چھ ہیں۔ او۔ اوشاں۔ تو۔ شما۔ من۔ ما۔ یہ ضمیریں اگر فعل سے پہلے آئیں یا ترکیب میں مبتدا واقع ہوں تو مرفوع منفصل کی کہلائیں گی اور اگر ان کے بعد را آئے تو منصوب منفصل کہلائیں گی اور اگر ان سے پہلے کوئی اسم یا حرفِ جر آئے تو مجرور منفصل ہوں گی۔

سوالات :- ذیل کی مثالوں میں ضمائر کے اقسام اور معنی بیان کرو۔ کتابش۔ دانستیم برادرِ من۔ شمارازد۔ اوشاں آمدند او دانا ہست۔ کتابت راچہ کردی۔ تو عاقل ہستی مارا گفتہ کتابِ شاں۔

اسم اشارہ

وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں۔ جیسے یہ، وہ اسم اشارہ کی

دو قسم ہیں :۔ قریب، بعید

نزدیک کیلئے این اور دور کیلئے آں آتا ہے جیسے این کتاب، آں قلم، این کی جمع اینان اور آں کی جمع آنان آتی ہے اگر مشار الیہ غیر جاندار ہے تو این کی جمع اینہا اور آں کی جمع آنہا آتی ہے اور جس چیز کی طرف اشارہ کریں اس کو مشار الیہ کہتے ہیں جیسے این کتاب میں کتاب مشار الیہ ہے۔

تنبیہ :۔ این کے بجائے اِم بھی اسم اشارہ لایا جاتا ہے مگر اس کا استعمال صرف روز۔ شب۔ اور سال میں ہوتا ہے جیسے اِمروز، اِمسال، اِمشب

اسم موصول

وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے بعد ایک جملہ نہ آئے وہ ناتمام رہتا ہے اور اس کے بعد والے جملہ کو صِلہ کہتے ہیں جیسے جو شخص کہ کل آیا تھا وہ زید کا بھائی ہے اس مثال میں "جو شخص" اسم موصول ہے اور "کل آیا تھا" صلہ ہے۔

فارسی کے اسمائے موصولہ یہ ہیں آنکہ، ہرکہ، ہر آنکہ، آنانکہ، یہ چاروں اسم موصول اشخاص کیلئے ہیں اور آنچہ، ہرچہ، ہر آنچہ یہ تینوں کلمے اشیاء کیلئے ہیں۔

اگر کسی اسم نکرہ کے آخر یائے مجہول لگا کر اس کے بعد لفظ "کہ" لایا جائے وہ بھی اسم موصول ہوجاتا ہے۔ جیسے مردیکہ۔ کسیکہ۔ اور جس اسم پر لفظ آں ہو اور اس کے بعد لفظ "کہ" ہو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے آنکس کہ مرا درہم داد آمد۔

(نوٹ) اسم موصول کا حکم واحد، جمع میں ایک ہے تاہم جمع کیلئے اکثر آنانکہ استعمال کیا جاتا ہے۔

مُنادیٰ

جس کو پکارا جائے منادیٰ کہلاتا ہے اور جس حرف سے پکاریں اس کو حرفِ ندا

کہتے ہیں فارسی کے حروفِ ندا چار ہیں۔ اے۱۔ یا۲۔ ایا۳ یہ تینوں منادیٰ کے شروع میں آتے ہیں۔ جیسے اے خالد۔ اور الف۴ منادیٰ کے آخر میں آتا ہے جیسے کریما۔

سوالات:۔ ان مثالوں کا ترجمہ کرو، اور اسم اشارہ، اسم موصول، منادیٰ، حرفِ ندا اور مشارٌالیہ کو بتاؤ۔ ایں چہ چیز ست۔ ایا صاحب جود وکرم۔ ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت شخصے کہ نوشتہ بود پسر زید ست۔ خداوندا رحم بفرما۔ آں درخت خشک است، ہر کہ پیدا شد خواہد مرد، یا کریم مغفرت کن۔ آں قلم کہ تراشیدی خوب ست۔

فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت ہو رہی ہو اور فعل اس کے ساتھ قائم یا صادر ہو جیسے مُرد زید یا زد زید میں زید فاعل ہے اور فارسی میں فاعل اکثر فعل سے پہلے آتا ہے۔

نوٹ:۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ مُظہر۱۔ مُضمر۲۔

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے احمد محمود را می زند اور یہ اکثر فاعل کے بعد اور فعل سے پہلے آتا ہے، ذوی العقول مفعولِ بہ کی اکثر علامت لفظ را ہے۔

نوٹ:۔ گفتن اور اس کے مشتق و مُرادف فعلوں کے مفعول بہ کو مقولہ کہتے ہیں

مفعول مالم یُسَمَّ فَاعِلُہٗ فعل مجہول کے مفعول کو کہتے ہیں جو فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے، اسی لئے اس کو نائبِ فاعل بھی کہتے ہیں۔ جیسے زدہ شد زید میں زید نائب فاعل ہے۔

لازِم و مُتعدّی فعل کی تین قسمیں ہیں لازم۱۔ متعدی۲۔ مُشترک۳۔

لازم:۔ وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے اس میں مفعول بہ کی حاجت نہ ہو۔ جیسے نشست زید۔

نوٹ:۔ فعل لازم کی دو قسمیں ہیں فعلِ تام۱۔ فعل ناقص۲۔

مُتعدّی:۔ وہ فعل ہے جو تنہا فاعل پر پورا نہ ہو اس کو مفعول کی ضرورت ہو جیسے زد زید عمرو را۔

مُشترک:۔ وہ فعل ہے جو کبھی لازم آئے اور کبھی متعدّی۔

مُتعدّی بنانیکا قاعدہ جس فعل لازم کو متعدی بنانا چاہیں اسی فعل کے امر حاضر معروف پر آندن یا انیدن زیادہ کردیا جائے مصدر متعدی بن جائے گا اور اگر ان کو فعل متعدّی کے امر حاضر معروف پر زیادہ کردیا جائے تو متعدی المتعدی بن جائے گا۔

جیسے ترسیدن کا امر ترس ہے اندن یا انیدن بڑھانے سے ترساندن یا ترسانیدن ہوجائے گا۔ ترسیدن (ڈرنا) ترسانیدن (ڈرانا)

سوالات:۔ ان مثالوں میں فاعل، مفعول بہ، مفعول مالم یُسَمَّ فاعِلُہٗ، لازم متعدی بتاؤ ـــ اور لازم کو متعدّی بناکر دکھاؤ۔

اے جانِ پدر خدائے عزّ وجلّ را بشناس۔ احمد کرد۔ کتاب نوشتہ می شود۔ عارف سبق را یاد کرد۔ شاہد را مزن۔ فہمیدہ نمی شود۔

اسم تفضیل ایسا اسم ہے جو اپنے موصوف کے وصف میں زیادتی پیدا کردے۔ اس کے بنانے کا مستقل قاعدہ نہیں اکثر اسم فاعل یا اسم صفت پر لفظ "تر" یا "ترین" بڑھاتے ہیں جیسے گوئندہ تر۔ دانندہ ترین۔ اور کبھی لفظ بسیار یا خیلے، یا زائد سے بھی یہ معنیٰ لے لیتے ہیں۔ جیسے بسیار تیز۔ جب اسکی جمع بنانا چاہیں تو تر کے آخر الف اور نون بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے خورندہ تر سے خورندہ تراں

اسم ظرف فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا فعل کے واقع ہونے کے وقت کو کہتے ہیں اور اس کو مفعول فیہ بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ظرفِ زماں ظرف مکان۔ ظرفِ زمان:۔ وہ زمانہ اور وقت ہے۔ جس میں فعل واقع ہو جیسے زد زید

عمرو درا بروزِ جمعہ اس مثال میں روزِ جمعہ ظرفِ زمان ہے۔

قاعدہ :۔ اس کے بنانیکا کوئی خاص مقرر نہیں لفظ گاہ، گہ، گاہاں، اں، کو وقتی اسموں مثلاً صبح، سحر، چاشت، شام، کے آخر میں بڑھاتے ہیں اور لفظ ہنگام کو شروع میں لگاتے ہیں نیز جملہ میں لفظ "چوں" کبھی ظرفِ زماں کے معنیٰ دیتا ہے۔

ظرفِ مکان :۔ وہ جگہ جس میں فعل واقع ہو جیسے زدزید بکررا در خانہ میں خانہ ظرفِ مکان ہے۔

قاعدہ :۔ اس کا بھی کوئی خاص مقرر نہیں کبھی مصدر و اسم کے آخر میں لفظ "گاہ" لگاکر اور کبھی اسم کے آخر لفظ "کدہ"۔ داں۔ خانہ۔ سرائے۔ سار۔ بار۔ زار۔ ستاں لاخ۔ آباد۔ کند۔ بڑھاکر اور کبھی اسم سے پہلے لفظ "جائے" لگاکر اور کبھی امر سے پہلے کوئی اسم لاکر ظرفِ مکان بنالیتے ہیں۔

سوالات :۔ ان مثالوں میں اسم تفضیل اور ظرفِ زماں و مکان کی شناخت کرو عیدگاہ، کمتریں۔ سنگلاخ۔ صبح گاہ۔ دیوبند۔ جلال آباد۔ عطرداں۔ خوشتر۔ جائے نماز۔ گلستاں، ہنگام چاشت۔

اسم آلہ — ایسا اسم ہے جو فعل کیلئے اوزار ہو جیسے سُنبہ۔

قاعدہ :۔ کوئی مستقل نہیں کبھی امر کے آخر "ہ" زیادہ کر دیتے ہیں جیسے اُسترہ۔ اور کبھی امر کے شروع میں کوئی اسم بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے کفگیر۔

اسم حال — ایسا اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کرے۔

قاعدہ :۔ امر کے آخر "اں" بڑھانے سے بن جاتا ہے۔

نوٹ :۔ اسکے اکثر صیغے انفرادی حالت میں اسم فاعل ہوتے ہیں یہی صیغے جب جملہ میں فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرتے ہیں تو اسم حالیہ کہلاتے ہیں۔ جیسے گویاں۔ رواں۔

شرط و جزا — اگر دو جملوں سے ایک جملہ کو دوسرے کا سبب ٹھہرایا جائے تو جس

کو سبب ٹھہرایا ہے اس کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ حروف شرطیہ ہیں۔
اگر۔ گر۔ ار۔ چوں۔ چو۔ ہرگہ۔ ہرگاہ۔ ور۔ جیسے اگر زید خواہد آمد من خواہم آمد۔

سوالات :۔ ان مثالوں میں اسم آلہ۔ اسم حال۔ ادر شرط و جزا کی پہچان کرو۔ گریاں
گلگیر۔ پاپوش۔ چوں آمدی بنشیں۔ سربند۔ خنداں۔ نگراں۔ اگر خواندی عالم شدی۔
تربند۔ نمایاں۔

عطف کسی حکم میں بذریعہ واؤ وغیرہ کے ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ یا ایک جملہ کو دوسرے جملہ کے ساتھ شریک کرنے کو عطف بولتے ہیں اور حکم میں جس کو شریک کیا ہے اس کو معطوف اور جس کے ساتھ شریک کیا ہے اُس کو معطوف عَلَیہ کہتے ہیں۔ جیسے خالد و عابد میں خالد معطوف عَلیہ ہے اور عابد معطوف ہے اور معطوف عَلیہ ہمیشہ پہلے ہوتا ہے اور معطوف پیچھے ہوتا ہے۔ حروفِ عطف یہ ہیں۔ الف
و۔ ہ۔ نہ۔ پس۔ دگر۔ دیگر۔ ہم۔ نیز۔ کہ۔ اگرچہ۔ ارچہ۔ باوجود۔ ہرچند۔

سوالات :۔ ان مثالوں میں معطوف علیہ۔ معطوف اور حرفِ عطف متعین کرو۔
زید و عمرو و خالد رابدہ۔ احمد آمد ہم عارف بشبا روز۔ زید نشستہ است۔ وحامد نشستہ
است۔ محمود آمد پس حامد۔ عارف خواند نیز خالد۔

اسمِ عدد وہ اسم ہے جو اپنے مُسمّٰی کی تعداد کو ظاہر کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ مُفرد۔ مرکب۔

عددِ مُفرد :۔ یک۔ دو۔ سہ۔ چہار۔ پنج۔ شش۔ ہفت۔ ہشت۔ نہ۔ دہ۔
بست۔ سی۔ چہل۔ پنجاہ۔ شصت۔ ہفتاد۔ ہشتاد۔ نود۔ صد۔ ہزار۔ لک۔
کرور۔ ارب۔ کھرب۔

عددِ مرکب :۔ یازدہ۔ دوازدہ۔ سیزدہ۔ چہاردہ۔ پانزدہ۔ شانزدہ۔ ہفدہ
ہیژدہ۔ نوزدہ۔ بست و پنج۔ سی و شش وغیرہ۔

مُرکب اعداد بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ دہائی پہلے لائی جائے اور اکائی بعد میں اور دونوں کے بیچ میں واؤ لائی جائے مثلاً چھیالیس میں چھ اکائی اور چار دہائی ہیں تو فارسی چہل و شش ہوگی. ہزار اور لاکھ وغیرہ کیلئے واؤ لانے کی ضرورت نہیں. ہمیشہ بڑا عدد پہلے آئے گا. پھر اس سے کم پھر اس سے کم مثلاً چار کروڑ. چھیاسی لاکھ بیالیس ہزار چھ سو پچیس کی فارسی یوں ہوگی. چہار کرور ہشتاد و شش لک چہل و دو ہزار شش صد و بست و پنج. ایک قسم عدد کی عددِ صفت ہے جو عددِ ذات پر میم لگانے سے بن جاتا ہے جیسے یکم (پہلا) دوم (دوسرا) وغیرہ۔

اور ایک اجزائے عدد ہوتے ہیں جو عددِ ذات کے آخر یک جوڑنے سے بن جاتے ہیں۔ جیسے سہ یک (تہائی) چہار یک (چوتھائی) پنج یک (پانچواں حصہ) شش یک (چھٹا حصہ وغیرہ)

نوٹ:- ایک سے سو تک فارسی گنتی کی خوب مشق کیجائے پھر بڑے عدد ملانے کی مشق کریں۔

حروف

حروف کی تین قسمیں ہیں حروفِ تہجی۔ حروفِ ابجد۔ حروفِ معنوی ہم یہاں صرف حروف معنوی میں سے بعض کو بیان کرتے ہیں. حروف معنوی کی دو قسمیں ہیں؛ مفردہ۔ مرکبہ۔ ہم اولاً مرکبہ کو بیان کریں گے اور آخر میں مفردہ۔

حروفِ جارّہ یہ ہیں از. با. ب. تا. برائے. بہر. پے. در. بر. را بمعنی برائے. یہ جس اسم پر داخل ہوتے ہیں. اس کو مجرور کہتے ہیں اور یہ حروف فعل یا شبہ فعل کے معنیٰ کو اسم تک پہونچا دیتے ہیں.

حروفِ تردید یہ ہیں. یا. خواہ. گر. کہ. ان کے آنے سے معطوف علیہ

ہے۔
معطوف کے درمیان غیر معین مراد ہوتی ہے۔
سوالات :۔ برائے تحصیل علوم تا اینجا آمدم۔ احمد یا محمود کہ آمد بباید خواہ احمد باشد یا زید
در معبد ہنود بہر تماشائے اصنام رفتم

حروفِ استثنا: یہ ہیں اِلّا۔ مگر۔ غیر۔ بغیر۔ سوائے۔ ماسوائے۔ جز۔ بجز دون۔ بدون۔ ورائے۔ ماورائے۔ ان کے ذریعہ حکم میں جماعت سے ایک یا چند کو الگ کر دیا جاتا ہے جیسے در دیوبند بجز احمد کسے راندیدم۔

حروفِ نُدبہ: وا۔ اے۔ وائے۔ ہائے ہائے، ہائے وائے۔ وائے وائے۔ یہ اوّل میں آتے ہیں اور الف آخر میں بڑھایا جاتا ہے۔ ان حروف سے حسرت وافسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔
جیسے وامصیبتا۔ وائے برمن و براعمالِ من

حروفِ استِفہام: یہ ہیں۔ آیا۔ چہ۔ چیست۔ کدام۔ کدمین۔ کہ۔ کیست چہ کس۔ کجا۔ کو۔ کے۔ چوں۔ چگونہ۔ چرا۔ چند۔
ان حروف کے ذریعہ کسی چیز کا سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے آیا محمود ہستی۔ از کجامی آئی۔ چہ می کنی۔

حروفِ صاحبی: یہ ہیں۔ مند۔ ور۔ ان کے معنی صاحب (والا) کے ہوتے ہیں جیسے حاجتمند۔ طاقتور۔

حروفِ شرکت: صرف لفظ ہم ہے کسی اسم کے شروع میں لگا کر استعمال کرتے ہیں جیسے ہم سبق، ہمراز۔

حروفِ مُحافظت: یہ ہیں۔ بان۔ وان۔ چی۔ ان حروف میں محافظت کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے پہلوان۔ فیلبان

حروفِ تنبیہ: یہ ہیں۔ اَلا۔ ہاں۔ ہیں۔ ہلّا۔ ہے۔ ہو۔ ان حروف کو شروع

جملہ میں لا کر مخاطب کو خبردار کیا جاتا ہے۔ جیسے۔ ألا اے خرد مند فرخندہ خو۔ ہیں این چیست۔

حروفِ لیاقت یہ ہیں۔ وار۔ وارہ۔ گاں۔ آنہ۔ یائے معروف مصدر پر۔ ان حروف کو جس اسم کے آخر لگاتے ہیں اس اسم کی لیاقت بتلانا مقصود ہوتا ہے جیسے شاہانہ۔ گوشوارہ۔ شاہوار۔

حروفِ تحسین یہ ہیں۔ زہ۔ زہے۔ خہ۔ خہے۔ مرحبا۔ حبذا۔ شاباش۔ واہ واہ وہ وہ۔ بہ بہ۔ احسنت۔ بخ بخ۔ آفریں۔ ان حروف کے ذریعہ واد دیجاتی ہے اور ہمت بڑھائی جاتی ہے جیسے زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد۔ شاباش سبق خوب یاد کردی۔

حروفِ تمنا یہ ہیں۔ کاج۔ کاش۔ کاشکے۔ ان حروف کو شروع جملہ میں لا کر کسی چیز کی آرزو ظاہر کیجاتی ہے جیسے کاش عالم شدمے۔

حروفِ ایجاب یہ ہیں۔ آرے۔ بلے۔ نعم۔ لبیک ان حروف کے ذریعہ کسی چیز کا اقرار و اعتراف مقصود ہوتا ہے۔ جیسے لبیک حاضرم۔ راشد تو ہستی؟ بلے منم۔

حروفِ نفی یہ ہیں۔ بے۔ نے۔ نہ۔ نا۔ کم۔ گم۔ عدم۔ حاشا ان حروف کے ذریعہ کسی چیز کے ثبوت کا انکار کیا جاتا ہے۔

جیسے۔ احمد بے علم است۔ نہ این نیست۔ بے شرکت خالد نگنم۔

حروفِ نسبت یہ ہیں۔ ین۔ ینہ۔ ہ۔ یائے معروف۔ گاں۔ ن۔ ان۔ شن ک۔ اک۔ ویہ۔ زہ۔ آو۔ ون۔ وان۔ ان حروف کو کسی اسم کے آخر لگا کر اس اسم کی طرف نسبت کیجاتی ہے۔ جیسے۔ دستینہ۔ پارسی سالانہ۔ سیبویہ۔ پاکیزہ پوشاک۔ گلشن۔

کلماتِ تعجب یہ ہیں۔ اللہ اکبر۔ سبحان اللہ۔ تعالے اللہ۔ بنام ایزد
عجب۔ چہ۔ چہا۔ اللہ اللہ۔ ان کلمات کے ذریعہ کسی امر
پر تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جیسے سبحان اللہ چہ جانور است۔ اللہ اللہ چہ سخن است

کلماتِ تشبیہ یہ ہیں۔ چو۔ ہمچوں۔ چناں۔ چنیں۔ ہمچناں۔ ہمچنیں۔ چنو۔
چنانچہ۔ مثل۔ مانند۔ وار۔ سار۔ آسا۔ ماں۔ ماناً۔ آسہ۔
ساں۔ رنگ۔ واں۔ ذیس۔ وش۔ فش۔ وند۔ آوند۔ ہ۔ کردار۔ گویا۔
گویا کہ۔ گوئیا۔ گوئی۔

ان کلمات کے ذریعہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہے
جیسے بو ہمچو عطر دارد۔ رخش چوں گلاب است

کلماتِ مدح یہ ہیں۔ خوب۔ خوش۔ نیک۔ نیکو۔ زیبا۔ شائستہ۔
دلپسند۔ شیریں۔ دلخواہ۔ ان کلمات میں سے کسی ایک کو جملہ
میں لاکر تعریف کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے خوب آدم است۔ بسیار نیک است

کلماتِ ذم یہ ہیں۔ بد۔ زشت۔ ناخوش۔ ناخوب۔ نازیبا۔ ناشائستہ۔ ان
کلمات میں سے کسی ایک کو جملہ میں لاکر مذمت اور برائی کرنا
مقصود ہوتا ہے جیسے۔ غلامش بسیار بد۔ او ناخوش گفتار است۔

کلماتِ رنگ یہ ہیں۔ فام۔ وام۔ پام۔ گوں۔ گونہ۔ چرتہ یا۔ چردہ۔
رنگ۔ ان کلمات سے رنگ کے معنیٰ ظاہر کئے جاتے ہیں
جیسے آں گلفام است۔ ایں لالہ گوں۔

کلماتِ تاکید یہ ہیں۔ خوب۔ خوش۔ نیک۔ بسیار۔ ہم۔ تمام۔ کل۔ ہمگی
ہمگناں۔ زینہار۔ ہرگز۔ البتہ۔ ہر آئینہ۔ بسا۔ بسے۔ کلام
میں یہ کلمات لاکر کلام کو موکد کیا جاتا ہے اور کبھی کسی کلمہ کو مکرر کر کے

تاکید کرلیجاتی ہے۔ جیسے مرد است مرد۔ زید بسیار نیک سیر است۔

حروفِ زیادت یہ ہیں۔ الف۔ ب۔ وا۔ فرو۔ فرا۔ بر۔ آر۔ یں۔ سر۔ ان۔ گاہ۔ گان۔ مر۔ در۔ مگر۔ ہم۔ ہمی۔ یکے۔ یک۔ از۔ را۔ است۔ درون۔ اندرون۔ اندر۔ دگر۔ ہمیدون۔ باز۔ خود۔ برون۔ بس۔ یہ حروف کہیں کہیں بے معنیٰ ہوتے ہیں محض کلام کی تحسین اور خوبصورتی کیلئے لائے جاتے ہیں۔ جیسے بگفت۔ منت مر خدارا۔ من خود چہ کنم۔

حروفِ مفردہ

معنے	موقع	مثال	معنے	موقع	مثال
	الف		برائے دُعا	مضارع میں	کُناد
برائے ندا	آخر اسماء میں	خدایا، بادشاہا	بمعنے فاعل	آخر امر حاضر	دانا۔ بینا
برائے کثرت یعنی بہت	آخر صفت	خوشا یعنی بہت خوش		**ت**	
زائد یعنی کچھ معنی نہیں	آخر ماضی مطلق	گفتار بمعنی گفت	بمعنی او خود یعنی اپنی	آخر اسم	ازبارگہت مرانم اے شہ
	ب			**چ**	
برائے اتصال یعنی ساتھ	اوّل اسماء	رفت زید باعمرو	برائے سبب	شروع جملہ میں	ایں طعام نخوردم چہ بے مزہ بود
بمعنی در یعنی بیچ یا میں	اوّل اسماء	رفت زید بمسجد	سوال یعنے کیا	"	چہ گفتی۔ چہ خوردی
				ک	
بمعنی بر یعنی اوپر	اوّل اسماء	جانم بلب رسید	بمعنے تاکہ	درمیان دو جملہ	بردرت آمدم کہ لطف کنی
بمعنے برائے یعنی واسطے	اوّل اسماء	بطواف کعبہ رفتم	بمعنی ناگاہ	"	نشستہ بودم کہ زید آمد
بمعنی را یعنی کو	اوّل اسماء	بہ داد	بمعنی کون	شروع جملہ میں	کہ می گوید
بمعنی سبب	اوّل اسماء	بجرم گرفتار شدی	بمعنی بلکہ	درمیان	نیستی تو عالم کہ
بمعنی قسم	اوّل اسماء	بخدا		دو جملہ	طفل مکتب ہستی
ابتداء یعنی شروع کرتا ہوں	اوّل اسماء	بنام خدا	بمعنی از یعنی سے	بر اسم	عالم بہ کہ ایں جاہل
بمعنے ظرف	اوّل اسماء	بمکہ رفتم	بمعنے ہر کہ	"	گردد خراب کہ علم نیاموخت
زائد	فعل "	بگفت، بیا، جاننا چاہیے ب کا خاصہ یہ ہے کہ جب وہ اسم اشارہ پر آتی ہے تو الف اسم اشارہ کا د سے بدل جاتا ہے جیسے بایں، بدیں	بمعنی کیونکہ	درمیان دو جملہ	بنشین کہ زید تشنہ است
				یائے معروف	
			برائے نسبت	آخر اسماء	تھانوی دہلوی
			بمعنی مصدر	آخر اسم فاعل سماعی و قیاسی و اسم مفعول	بخشندگی افسردگی غریب نوازی
			لیاقت بمعنی لائق	آخر مصدر	کشتنی یعنی لائق کشتن
		بائے ابدال	یائے مجہول بمعنے ایک	آخر اسم	اس یا کو یائے وحدت کہتے ہیں

۵۱ اسم فاعل اسم مفعول قیاسی میں ہ کو گاف سے بدل کر ی زیادہ کرتے ہیں۔

معلم کیلئے کار آمد باتیں

(۱) طلبہ میں اچھی استعداد پیدا کرنے کیلئے کسی کتاب کا محض اچھا ہونا کافی نہیں، سب سے ضروری اور اہم چیز استاد کی توجہ ہے، استاد ہر مشکل اور ہر پیچیدہ مسئلہ کو نہایت سہل بنا سکتا ہے۔ اسلئے استاد کو چاہیئے کہ اپنے طلبہ کی استعداد مضبوط بنانیکی خاطر طلبہ پر اپنی خصوصی توجہ رکھے۔

(۲) تیسیر المبتدی کے جس قاعدہ کو پڑھایا جائے، اس قاعدہ کی شناخت اردو میں کرادی جائے۔ یہاں تک کہ اردو میں ماضی، مضارع، امر، نہی وغیرہ اور صیغوں کی خوب پہچان ہو جائے۔

(۳) کتاب میں اسباق کے بعد جو مثالیں لکھی گئی ہیں یہ بطور نمونہ کے ہیں، مشق کیلئے ان کو کافی نہ سمجھا جائے، استاد از خود سوالات قائم کر کے ہر طالب سے نکلوانے کی کوشش کرے

(۴) ایک سوال مختلف طریقوں سے کرنا چاہیئے تاکہ طالب علم میں ہر طرح سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے

(۵) تیسیر المبتدی میں باوجود اضافہ کے پھر بھی بعض مقامات پر اختصار ہے ایسے مقام پر استاد کی اور زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

(۶) ابتدائی کتابوں میں تقریر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ سادہ زبان میں توجہ سے سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے

(۷) ہر طالب علم کو ہدایت کیجائے کہ اگر کسی جگہ سبق سمجھ میں نہ آئے تو دوبارہ معلوم کرنے میں ذرا جھجک اور شرم محسوس نہ کریں۔

(۸) نگرانی کے بغیر کوئی معمولی کام بھی درست نہیں ہوتا پھر تعلیم جیسا اہم ترین کام بغیر نگرانی کیسے صحیح ہو سکتا ہے، اس لیے ہر طالب علم کے مطالعہ، تکرار وغیرہ کی نگرانی برابر کیجاتی رہے اور مطالعہ، تکرار کا طریقہ بتایا جاتا رہے۔ (۹) پڑھنے والے طالب علم ایک جماعت میں کم از کم دو ہوں تاکہ پڑھے ہوئے کا تکرار کیا جاتا رہے۔ (۱۰) تیسیر المبتدی ختم کرنے کے بعد فارسی کی دیگر کتابوں میں قواعد کا اجرا بدستور رکھا جائے ورنہ قواعد کا استحضار جاتا رہے گا۔ والسلام

خیر اندیش ــــ مہربان علی بڑوتوی

لمعان النجوم شرح اردو سلم العلوم

کلیلہ و دمنہ اردو

التفہیم البلیغ شرح التہذیب

مالا بد منہ اردو

احسن الباری صحیح البخاری

خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی

السقایۃ علی شرح الوقایۃ

الحامی لحل اسئلۃ الحسامی

تحفۃ الحجازی لحل اسئلۃ مختصر المعانی

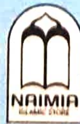
تحسین الحجازی لحل اسئلۃ المیبذی

الکاملۃ لحل اسئلۃ الکتب الخمسۃ

العلم والعلماء

اصطلاحات میراث شرح سراجی کا آسان حل

Noor Graphics



NAIMIA BOOK DEPOT
DEOBAND-247554 (U.P.) INDIA
Ph: (01336) 223294(O) 224556(R) 01336-222491(FAX)
e-mail - naimiabookdepot@yahoo.com

50/-